ملا علی قاری کی سوانح عمری اور فکری میراث: ایک تنقیدی جائزہ

The Biographical Account & Intellectual Legacy of Mullā Ali Qāri: A Critical Assessment

Dr. Hafiz Muhammad Hassan
Lecturer, Govt. Islamia College Faisalabad:
hsnprince786@gmail.com

Professor. Dr. Humayun Abbas
Dean, Islamic & Oriental Learning, GC University, Faisalabad:
drhumayunabbas@gcuf.edu.pk

Dr. Muhammad Tahir Jan
Assistant Professor, Govt. Graduate College Gojra:
dr.muhammadtahirjan@gmail.com

Abstract:
Mullā Ali Qāri (1014AH) was a famous exegete, Muhaddith, Jurist, Qari and scholar of his era. He was a *Hanafi al-Muslik* and a *Taqshbandi al-Mushrab*. His initial residence was *Herat (Afghanistan)*, later due to the impacts of Rifz and the murder their opponent religious scholars in the *Herat*, He migrated to Makkah, so he was also known as *Al-Haravi* and *Al-Maki*.Because of this restlessness, conflict, and migration, not only his early biography and publications are extinct, infect very little information's are available about circumstances and artifacts of his times. On the other hand, after the migration to *Makkah*, his literary and scholarly efforts are valuable and worthy for scholars. His important publications i.e. *Mirqat-ul-Mafatih* and Al-Maozoat, earned great fame. Due to which he was considered an expert in the art of hadith. His more than hundred publications are also there in different aspects and diverse topics of Islam. In this article, his stories and traces have been presented in a coherencies form by deriving them from historical sources as well as his personal compilations and statements and an attempt has been made to cover all his literary efforts for Islam.

Keywords: *Mullā Ali Qāri, Heart, Afghanistan, Mirqat-ul-Mafatih,* Biography, Publications, Qur'anic recitation

تعارف

آپ کا حقیقی نام علی اور آپ کے والد کا نام سلطان محمد ہے۔[1] بعض نے سلطان اور محمد کے درمیان ابن کا اضافہ کیاہے اور اس سے آپ کے دادا مراد لیے ہیں جو کہ صحیح نہیں۔ اس لیے کہ ملا علی قاری کا تعلق ہرات (عجم) سے تھا، اور عجمیوں میں یہ عادت ہے کہ اپنی اولاد کا نام جڑواں (محمد حسن، فاضل محمد) رکھتے ہیں۔[2]

آپ "ملا علی قاری الہروی المکی" کے نام سے مشہور تھے۔ "ملا" خراسان، ایشیاء اور ہند میں علوم عقلیہ و نقلیہ کے ماہر کو کہاجاتا تھا۔[3] مولوی، مولانا، ملا ایک ہی معنی میں آتے ہیں۔[4]

---

[1] عبدالملک عصامی شافعی 1111ھ م نے سمط النجوم العوالی والتوالی ص،394، ج4 میں ملا علی قاری کے والد کا نام ذکر کرتے ہوئے فقط سلطان پر اکتفاء کیا ہے۔ نیز ابوالفیض مرتضیٰ بلگرامی 1205ھ م نے تاج العروس من جواہر القاموس کے مقدمے ج1، ص3 اور شیخ عبدالحیء لکھنوی نے اپنی کتاب طرب الاماثل بتراجم الافاضل ص 225 میں بھی اسی پر اکتفاء کیا ہے۔ عبدالحلیم چشتی نے اپنی تصنیف البضاعۃ المزجاۃ لمن یطالع المرقاۃ ص 1 میں تصریح کی ہے کہ میں نے سندھ میں ٹنڈو سائیں داد کے علاقے میں شیخ ہاشم جان مجددی کے پاس موجود مصحف مخطوط پر ملا علی قاری کی خطاطی میں علی بن سلطان محمد خود دیکھا ہے۔ اسی طرح تمام مطبوعات جو آستانہ، مصر اور ہند میں شائع ہوئیں ان پر بھی ایسے ہی ہے۔

[2] چشتی، عبدالحلیم، البضاعۃ المزجاۃ لمن یطالع المرقاۃ، ملتان: مکتبہ امداد العلوم، ج1، ص1

chšty,ʿbdālḥlym, ālbḍāʿẗ ālmzǧāẗ lmn ytạllʿ ālmrqāẗ, mltān:mktbh āmdād ālʿlwm, vol.1, P.1

[3] مزید دیکھیے الموسوعۃ العربیۃ العالمیۃ مادہ "ملا"

[4] مولوی، مولانا' ان الفاظ کی ابتداء و اجراء کے بارے میں مختلف نظریات ملتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں یہ الفاظ ذکر کئے أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ سُئِلَ عَنْ مَسْأَلَةٍ ، فَقَالَ : عَلَيْكُمْ بِمَوْلاَنَا الْحَسَنِ فَاسْأَلُوهُ ، فَقَالُوا : نَسْأَلُك يَا أَبَا حَمْزَةَ وَتَقُولُ : سَلُوا مَوْلاَنَا الْحَسَنَ ، فَقَالَ : إنَّا سَمِعْنَا وَسَمِعَ فَنَسِينَا وَحَفِظَ./ابن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد، مصنف، انڈیا: الدار السلفیہ ، س ن، کتاب الزھد، باب ما قالوفی البکاء، رقم الحدیث،36745

ābn āby šybh,ʿbd āllh bn mḥmd, mṣnf, ānḍy ā: āl-dār āl-slfygh, s.n, ktāb āl-zhd, bāb mā qālw fy ālbkāʾ, rqm āl-ḥdyṯ,36745

ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے لفظ "مولانا" کا اجراء حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنھما سے ہوا۔

سید مناظر احسن گیلانی نے ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت ج1، ص338 میں لفظ مولانا کو "موالی" سے ماخوذ قرار دیتے ہوئے اس کا اجراء خواجہ حسن بصری سے ثابت کیا بایں طور کہ آپ کا تعلق موالیوں سے تھا اور آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے لفظ "مولینا" سے ملقب ہوئے۔

جب کہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ کے مطابق لفظ "مولانا" کا اجراء، جلال الدین رومی سے ہوا بایں معنی کہ مریدوں نے اپنے مرشد کو اس لقب سے بالالتزام یاد کیا۔ پھر یہ ایک عام تکریمی لقب بن گیا۔ اسلام کی پہلی چار صدیوں میں علامہ، الفاضل، الاجل جیسے القابات

"القاری" محقق مجید خلف نے ملا علی قاری کے رسالہ "شم العوارض وذم الروافض" کی تحقیق میں آپ کو "قاری" "قار"[5] قصبہ سے منسوب ہونے کی وجہ سے لکھا ہے۔[6] کسی مصدر میں کسی محقق کا یہ دعوی نہیں۔اس نظریہ میں وہ تنہا ہیں۔ بہر حال صحیح یہ ہے کہ "القاری" آپ کو علم قراءت میں ملکہ تامہ رکھنے کی بناء پر کہا جاتا ہے۔ عبد الحلیم چشتی رقمطراز ہیں

وقراء القران بمكة المكرمة على القراء الاجلاء ، واتقن الحفظ ابدع اتقان و حفظ الشاطبيه ، وقراء السبعة من طريقها واتقن القرات بوجوهها وتلا ق و رتل القران العظيم احسن ترتيل، حتى اشتهر بالقارى[7]

آپ نے مکہ میں اجل قراء کرام سے قرآن پڑھا اور "شاطبیہ" کو حفظ کیا نیز ساتوں قرأتوں کو "**شاطبیہ**" کے طریق سے پڑھا۔ آپ حسنِ ترتیل میں اس قدر مشہور ہوئے کہ قاری سے ملقب ہوئے نیز آپ کی قرأت کی

علماء کے لیے استعمال ہوتے نظر آتے ہیں۔ جبکہ "مولانا" کا لفظ ساتویں صدی ہجری کی فارسی کتابوں میں داخل ہوتا نظر آتا ہے۔ عہد تیموریہ اور صفوریہ کی کتابوں میں "ملا" کے القابات عام ملتے ہیں۔ ہرات میں اس لفظ کا اجراء ملا جامی سے معلوم ہوتا ہے۔ بعد میں ایران ،خراسان اور ہندوستان میں "ملا" کا لفظ مولوی پر اور مولانا پر ترجیح پاتا نظر آتا ہے۔ اکابرین کے نام (ملا دوانی، ملا مبارک، ملا جیون، ملا نظام الدین، ملا بہاری، اور ملا عبد الحکیم سیالکوٹی) اس کی نظیر ہیں۔ بعد ازاں محمد شاہ کے زمانے میں مکتبوں سے متعلق لوگوں کے وقار میں تنزل آچکا تھا۔ اس طرح "ملا" کی بجائے، مولوی کے لفظ کو تکریمی ترجیح حاصل ہونے لگی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ سر سید احمد خان کے اکثر رفقاء (شبلی، حالی، چراغ، محسن الملک، وقار الملک اور اسماعیل میرٹھی جیسے لوگ "مولوی" ہی کہلاتے تھے۔ مزید براں دینی تعلیم کے ماہرین میں بھی مولوی کا لفظ عام ملتا ہے۔ بہر حال لفظ "ملا" کی تحقیر میں مغرب کی استعماری قوتوں نے بھی بڑا حصہ لیا کیونکہ استعمار کی مخالفت میں یہ طبقہ پیش پیش رہا۔ شیخ سنوسی" کو "Mad Mulla" کہا جاتا تھا۔ انھیں کے زیر اثر جدید تعلیم یافتہ طبقہ علوم دین کے ہر حامل کو "ملا" اور اس کے موقف کو "ملا اِزم" سے یاد کرنے لگے یہ تحقیری انداز آج بھی قدرے قائم ہے۔ / اردو دائرہ معارف اسلامیہ جامعہ پنجاب، مادہ "ملا"

[5] حموی، یاقوت بن عبد اللہ، معجم البلدان، بیروت:، دار صادر، ج4، ص295

ḥmwy, yāqwt bn ʿbdāllh, mʿğm āl-bldān, byrwt, dār ṣādr, vol.4, P.295

[6] قاری، علی بن سلطان، شم العوارض فی ذم الروافض، تحقیق مجید خلف، بیروت: دار الکتب العلمیہ ص6

Qāry,ʿly bn slṭān, šm ālʿwārḍ fy ḏm āl-rwāfḍ, tḥqyq mğyd ḫlf, byrwt:dār āl-ktb ālʿlmyh, P.6

[7] چشتی، عبد الحلیم، البضاعۃ المزجاۃ لمن یطالع المرقاۃ، ملتان: مکتبہ امداد العلوم، ج1، ص3

Chšty, ʿbdālḥlym, āl-bḍāʿẗ ālmzğāẗ lmn yṭāllʿ āl-mrqāẗ, mltān:mktbh āmdād ālʿlwm, vol.1, P.3

روایت شیخ القراء المکہ "سراج الدین یمنی" سے ہوتی ہوئی، شمس الدین جزری اور ابو القاسم شاطبی تک جاتی ہے۔ ملا علی قاری سندِ قرات کی توضیح خود فرماتے ہیں:

"و اما سندی فی تحقیق القرات و تدقیق الروایات علی الشیخ سراج الدین الیمنی،وقد قرا علی الجماعة قرؤ وا علی الامام خطیب المدینه محمد بن یقظان، وهو قرا علی زین الدین الهیتمی، وهو علی شمس الدین الجزری، وهو اخذ عن شمس الدین الکیلانی، عن اللبان، عن التقی الصالح عن ابی القاسم الشاطبی، عن ابن نجاح، عن ابن هذیل، عن ابی عمرو الدانی وسنده مذکور فی کتابه التیسیر منتهیا الی البشیر النذیر ﷺ" [8]

مستزاد یہ کہ آپ کے شیوخ میں قراء کی تعداد سب سے زیادہ ہے اور آپ کی تالیفات میں بھی علم قراءت کا رنگ غالب ہے علاوہ ازیں آپ کی تصنیف شرح شاطبیہ لملا علی قاری اور شرح علی المقدمۃ الجزریہ مدعیٰ کو مذکورہ دعویٰ میں مزید تحقیق پر ابھارتی ہیں۔

"الھروی"(بفتح الھاءوالراءالمھملہ)،"ھَرَاۃ"(بفتح الھاءوالراء)میں پیدا ہونے کی وجہ سے کہا جاتا ہے۔ یہ افغانستان کے وسط میں واقع ہے۔ اب یہ افغانستان کا دوسرا دارالحکومت ہے۔[9]

"المکی" آپ کو اس لیے کہا جاتا ہے کہ جب پہلے صفوی سلطان اسماعیل بن حیدر نے ہرات پر تسلط قائم کیا[10] اور قتل وغارت گری اور رافضی عقائد کی اشاعت کی تو آپ ہجرت کر کے مکہ چلے گئے۔ چالیس سال تک وہیں رہے اور مکہ معظمہ میں 1014ھ میں وفات پائی۔[11]

آپ کی کنیت "ابو الحسن" اور لقب "نور الدین" ہے۔ عبد الحئ لکھنوی، ایک سطر میں تمام چیزوں کو یوں بیان کرتے ہیں۔

---

[8] ملا، علی قاری، المنح الفکریہ، تحقیق، دکتور احمد شکری، دمشق: دارالغوثانی لدراسات القرآنیہ، 2012ھ، ص324

Mlā, ʿly qāry, āl-mnḥ ālfkryh, tḥqyq, dktwr āḥmd škry, dmšq:dārālġwṯāny ldrāsāt āl-qrān̄yh,2012, P.324

[9] شوقی، ابو خلیل، اطلس التاریخ العربی الاسلامی، دمشق: دارالفکر، ص21،19

šwq ،یābw ẖlyl ،āṭls āltāryẖ alʿrbی ālāslām ،یdmšq:dārālfکr،ṣ19،21

[10] بیگ، مرزا مقبول، ادب نامہ ایران، لاہور: یونیورسٹی بک ایجنسی، ص484

b، یگmrzā mqbwl ،ādb nāmہ āیrān ،lāہwr: یwnیwrsٹی bک āیğns ،یṣ 484

[11] لکھنوی، عبد الحیء بن عبد الحلیم، التعلیقات السنیہ علی الفوائد البھیہ، کراچی: قدیمی کتب خانہ، ص8

lکھnw ،یʿbdālḥیʾ bn ʿbdālḥlیm ،āltʿlیqāt ālsnیہ ʿlی ālfwāئیd ālbھیہ، کrāچی: qdیmی کtb ẖān ،ہṣ8

علی قاری کا پورا نام اَبو الحسن علی بن سلطان محمد نور الدین الملا الہروی القاری تھا، مشہور و معروف محدث و فقیہ، جامع معقول و منقول تھے۔ ہرات میں پیدا ہوئے، مکہ معظمہ میں وفات پائی۔ آپ کا سن وفات 1014ھ ہے[12]

حالات زندگی:

ملا علی قاری کی زندگی کو ابتدائی طور 2 حصوں میں تقسیم کہا جاسکتا ہے:

1۔ قبل از ہجرت 2۔ بعد از ہجرت

ملا علی قاری کے ابتدائی حالات زندگی کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ملتیں۔ حتی کہ آپ کی حتمی تاریخ ولادت کے متعلق کچھ بھی کسی سے بھی منقول نہیں ہے۔ خود ملا علی کی ذاتی تصریحات کی بناء پر معلومات دستیاب ہیں۔

شیخ ابو غدہ عبد الفتاح نے آپ کے شیوخ کی وفات کے اعتبار سے ایک پشین گوئی کی ہے جس کے مطابق آپ کی تاریخ ولادت 930ھ کے ارد گرد ہے۔[13]

ملا علی قاری ہرات میں پیدا ہوئے اور وہیں پلے بڑھے اور وہیں سے ابتدائی تعلیم بھی حاصل کی۔ جامع ہرات میں ابن خطیب قاری معین الدین بن حافظ زین الدین الھروی سے قران مجید حفظ کیا اور تجوید کی تعلیم حاصل کی۔ اس بات کی تصریح خود ملا علی قاری نے کی۔

---

[12] لکھنوی، عبد الحئ بن عبد الحلیم، التعلیقات السنیۃ علی الفوائد البھیۃ، ص:8

lکھاnw،ی ʿbd ālḥئی bn ʿbdālḥlیm ،āltʿlیqāt ālsnیۃ ʿlی ālfwāئd ālb ،ھیۃṣ:8

/ ملا علی قاری کے حالات زندگی کے لیے مصادر دیکھیے:

☆ لطف السمر و قطف الثمر من تراجم اعیان الطبقۃ الاولی من القرن الحادی عشر از نجم الدین محمد الغزی، منشورات وزارۃ الثقافۃ والارشاد القومی، دمشق، ج2، ص578، 579

☆ البدر الطالع بماحسن من بعد القرن السابع از قاضی شیخ الاسلام محمد بن علی شوکانی، دار الکتب الاسلامی، القاھرہ، ج1 ص446، 445

☆ المختصر من کتاب نشر النور والزھر از عبد اللہ مرداد،، عالم المعرفۃ للنشر والتوزیع، جدہ، 1986ج1، ص369–365

☆ الامام علی القاری واثرہ فی علم الحدیث از خلیل ابراھیم قوتلای، دار البشائر الاسلامیہ، دمشق، ج1، ص30–49

☆ الانساب از عبد الکریم السمعانی، حیدرآباد، دائرۃ المعارف، ج10، ص295

[13] ابو غدہ، شیخ عبد الفتاح، شرح شرح نخبۃ الفکر لملا علی قاری، بیروت: شرکۃ دار الارقم بن ابی الارقم، س ن، ص59

ووافقه كلام استاذی المرحوم فی علم القراة ، مولانا معين الدين من اہل زيارتكاہ۔ وكان خطيبا فی جامع بلد هراة المشہور[14]

ملا علی قاری نے بچپن ہی میں خطاطی مشہور خطاط شیخ احمد اماسی[15] سے سیکھی تھی۔ آپ نے خط ثلث اور خط نسخ میں کامل مہارت حاصل کر لی تھی۔ اپنے ہاتھ کی کمائی سے گزر بسر کیا کرتے تھے۔ شیخ طاہر کردی نے اپنی کتاب تاریخ الخط العربی وادابہ میں لکھا ہے کہ

ملا علی خوبصورت لکھا کرتے تھے اور انہوں نے مشہور خطاط شیخ احمد اماسی سے یہ فن سیکھ رکھا تھا۔[16] آپ نہایت متقی وپرہیز گار انسان تھے اور اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے، ہر سال ایک قرآن کریم خوش خط لکھتے تھے۔[17]

نیز شیخ عبد الحق محدث دہلوی، شیخ علی متقی کے حالات کے بارے میں لکھتے ہوئے ملا علی قاری کے متعلق یوں رقمطراز ہیں:

علی متقی نے اہل عجم سے ملا علی قاری خوشنویس سے تفسیر جلالین 3 جدید (روپے) کے عوض خریدی تھی جو کہ انہوں نے نہایت خوش خطی میں تحریر کی تھی۔ مزید کہتے ہیں کہ اس نے تو خوبصورت کتابت میں جان ہی کھپا دی ہے۔ اس کا حق تو یہ ہے کہ جتنے پیسے میں نے اسے دیے یہ اس سے زیادہ میں بھی خریدی جا سکتی تھی۔[18]

مذکورہ عبارت سے معلوم پڑتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قرآن کے علاوہ تفاسیر بھی لکھتے تھے اور آپ کو قرانیات سے حد درجہ لگاؤ تھا۔

---

[14] قاری، علی بن سلطان، شم العوارض فی ذم الروافض، تحقیق محمد احمد، کوئٹہ: المکتبہ المعروفیہ، جلد6، ص357

[15] آپ کے والد بخارا کے رہنے والے تھے 840 کو پیدا ہوئے۔ 110 سال عمر پائی۔ اسکدار میں مدفون ہوئے۔ / کردی، شیخ طاہر، تاریخ الخط العربی وادابہ، مصر: مکتبہ الھلال، 1359ھ، ص321

کrd ،یšیẖ ṭāہr ،tārیẖ ālẖṭ ālʿrbی wādāb، ہmṣr:mکtbہ ālھlāl1359، ، ھṣ 321

[16] ایضاً، ص292

Ibid, P.292

[17] حاجی خلیفہ، مصطفیٰ بن عبد اللہ، سلم الوصول الی طبقات الفحول، استنبول: مکتبہ ارسیکا، ۲۰۱۰، ج۲، ص:۳۹۲

ḥāğی ẖlیf، ہmṣṭfیٰ bn ʿbdāll ، ہslm ālwṣwl ālی ṭbqāt ālfḥwl،āstnbwl:mکtbہ ārsیکā،۲۰۱۰،ğ،۲ṣ:۳۹۲

[18] دہلوی، عبد الحق، زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین، مترجم، کراچی: الرحیم اکیڈمی، ص61

dہlw،یʿbd ālḥq ،zād ālmtqیn fی slwک ṭrیq ālیqیn ،mtrğmک ،rāچی:ālrḥیm āکیڈm،یṣ61

تحفیظ و خطاطی کے ساتھ ساتھ ملا علی قاری نے درسی کتب اور اور متعارف علوم ہرات میں ہی اپنے زمانے کے ماہر شیوخ سے حاصل کیے۔[19]

ہجرت کے بعد کے حالات کتب تراجم میں مسطور و محفوظ ہیں۔اس میں ملا علی قاری کی اپنی تصریحات کے ساتھ ساتھ کتب تراجم سے بھی وافر مواد ملتا ہے۔

ملا علی قاری کی جائے پیدائش "ہرات" علم و عرفان کا مرکز تھا۔ یہاں بہت سے اجل علماء و مفکرین ،مورخین، فقہاء اور نحویین پیدا ہوئے۔ پہلے صفوی سلطان اسماعیل بن حیدر نے 905ء میں عہد تیموریہ کو ختم کر کے صفوی دور حکومت کی بنیاد رکھی۔ پہلے پہل اس نے بغداد اور موصل کو اپنی سلطنت میں شامل کیا۔916ء میں اس نے خراسان کا رخ کیا۔ اس کے بعد بتدریج وہ بلخ اور ہرات کا حاکم بن گیا۔[20] اس نے ہرات پر تسلط قائم کرنے کے بعد قتل و غارت گری اور رافضی عقائد کی اشاعت شروع کی۔ نیز مخالف عقائد والے علماء کو قتل کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے علمی سرمائے کو جلانا اور ضائع کرنا شروع کر دیا۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے جن کو شہید کیا گیا اور جن کی کتابوں کو جلایا گیا وہ ملا علی قاری کے استاد حافظ معین الدین ہیں جن کا تذکرہ خود علی قاری نے کیا ہے۔[21] سلطان حیدر نے رافضی اشاعت میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور محراب و منبر پر اعلانیہ سب و ستم کا حکم دیا۔ یوں مرکز علم و عرفان "ہرات" مرکز بدعت و فساد بننے لگا۔ اس پر سان حال میں بہت سے علماء نے دوسرے علاقوں کا رخ کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان حالات میں ہجرت کر کے مکہ چلے گئے۔ چالیس سال تک وہیں رہے اور مکہ معظمہ میں وفات پائی۔[22] اپنے رسالہ شم العوارض میں ہجرت مکہ پر یوں شکر ادا کرتے ہیں:

---

[19] البضاعۃ المزجاۃ لمن یطالع المرقاۃ از چشتی، عبد الحلیم،، ملتان: مکتبہ امداد العلوم، ج 1، ص 3

ālbḍā ʿ ة ālmzğāة lmn ےṭāll ʿ ālmrqāة āz چšt، ی ʿbdālḥlےm ،،mltān:mکtbہ āmdād ālʿlwm،ğ1، ṣ3

[20] بیگ، مرزا مقبول، ادب نامہ ایران، لاہور: یونیورسٹی بک ایجنسی، ص 484

b، یگmrzā mqbwl ،ādb nāmہ āےrān ،lāہwr:ےwnےwrsٹی کb āےğns ، یṣ 484

[21] قاری، علی بن سلطان، شم العوارض فی ذم الروافض، تحقیق محمد احمد، کوئٹہ: المکتبہ المعروفیہ، جلد 6، ص 362

qār، ی ʿlی bn slṭān ،šm alʿwārḍ fی ḏm ālrwāfḍ ،tḥqیq mḥmd āḥmd ک،wئٹہ:ālmکtbہ ālmʿrwf ، یہğld 6،ṣ 362

[22] لکھنوی، عبد الحیء بن عبد الحلیم، التعلیقات السنیہ علی الفوائد البھیہ، کراچی، قدیمی کتب خانہ، ص 8

lکھnw ،ی ʿbdālḥی ʾ bn ʿbdālḥlےm ،ālt ʿlےqāt ālsnیہ ʿ lی ālfwāئd ālbھیہ، کrā چی، qdےmی کtb ẖān ،ہṣ8

والحمد لله على ما اعطانى من التوفيق، والقدرة على الهجرة من دار البدعة إلى خير ديار السنة، التي هي مهبط الوحي، وظهور النبوة، واثبتنى على الإقامة من غير حول مني ولا قوة۔[23]

ملا علی قاری اپنی آخری عمر تک کتابوں کے مطالعہ اور تصنیف و تالیف میں لگے رہے جیسا کہ آپ کی تصنیفات کے سنِ تکمیل سے واضح ہوتا ہے۔ آپ رحمہ اللہ علیہ "شرح شرح نخبہ "سے 1006 ھ میں فارغ ہوئے۔[24] اسی طرح "شرح الشفاء" 1011 ھ میں اپنی انتہا کو پہنچی۔[25] نیز رسالہ الضابطیہ للشاطبیہ کی جمادی الاخری 1011ھ میں تکمیل ہوئی۔[26]

ملا علی قاری کے شیوخ واساتذہ:

ملا علی قاری نے اپنی زندگی کا ایک بڑا حصہ مکہ کے شیوخ و علماء کی صحبت اور کسب فیض میں گزارا۔ چونکہ آپ نے ایسی جگہ کی طرف ہجرت کی تھی جہاں "فج عمیق" سے ماہرین علوم و فنون لوگ آتے ہیں۔ لہذا آپ کے اساتذہ کا حتمی اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ آپ اپنی تالیفات میں جابجا اپنے اساتذہ کے خوشہ چیں نظر آتے ہیں۔ انہی تالیفات کی تصریحات کے مطابق ان کے اساتذہ کی تعداد کا اندازہ ممکن ہے جو کہ 12 ہے۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

1۔زین الدین عطیہ السلمی:

عمدۃ المفسرین، مفسر قرآن، فقیہ العصر عطیہ بن علی بن حسن السلمی المکی الشافی، مدرسہ سلطانیہ سلیمانیہ کے مدرس و مفتی تھے-[27] علی قاری نے ان سے علوم قرآنیہ کے ساتھ ساتھ مشکوۃ شریف کا درس بھی لیا-ملا علی مرقاۃ المفاتیح کے مقدمے میں لکھتے ہیں:[28]

---

[23] قاری، علی بن سلطان، شم العوارض فی ذم الروافض، محولہ بالا، جلد6، ص362

qār، ىʿlى bn slṭān ،šm ālʿwārḍ fى ḏm ālrwāfḍ ،mḥwlہ bālā ،ǧld 6،ṣ 362

[24] ابو غدہ، شیخ عبد الفتاح، شرح شرح نخبۃ الفکر لملا علی قاری، بیروت: شرکۃ دار الارقم بن ابی الارقم، س ن، ص816

ābw ġd، ہšىẖ ʿbd ālftāḥ ،šrḥ šrḥ nẖbۃ ālfکr lmlā ʿlى qār،bىrwt :šrکۃ dār ālārqm bn ābى ālārqm ،s n،ṣ816

[25] قاری، علی بن سلطان، شرح الشفاء، بیروت: دار لکتب العلمیہ، 2001، ج2، ص559

qār،ىʿlى bn slṭān ،šrḥ ālšfāʾ ،bىrwt :dārlکtb ālʿlm،2001 ،ےǧ2 ، ṣ 559

[26] ایضاً

Ibid.

[27] قوتلای، خلیل ابراھیم، الامام علی القاری واثرہ فی علم الحدیث، دار البشائر الاسلامیہ: دمشق، ج1، ص75

فقرات هذا الكتاب على مشايخ الحرم المحترم۔۔۔العلامة الشيخ عطيه السلمى تلميذ الشيخ ابو الحسن البكرى۔[29]

رسالہ شم العوارض میں بھی سیدی و سندی سے خطاب و تذکرہ کرتے نظر آتے ہیں:

سمعت سيدى وسندى فى علم التفسير الشيخ عطيه [30]

2۔ سراج الدین یمنی:

سراج الدین محمد الیمنی المکی المقری، مکہ کے اجل قراء میں سے ایک تھے۔ ہجرت مکہ کے بعد علی قاری نے تجدیداً علوم کو از سرِ نو پڑھنا شروع کیا۔ چنانچہ مکہ کے اجل قراء سے قرآن کو انتہائی پختہ حفظ کرنا شروع کیا۔ علاوہ ازیں "شاطبیہ" کو حفظ کیا نیز ساتوں قرأتوں کو "**شاطبیہ**" کے طریق سے پڑھا۔ آپ کی قرأت کی روایت شیخ القراء المکہ" سراج الدین یمنی" سے ہوتی ہوئی، شمس الدین جزری اور ابو القاسم شاطبی تک جاتی ہے۔ ملا علی قاری سندِ قرات کی توضیح ان الفاظ میں خود فرماتے ہیں:

"و اما سندى فى تحقيق القرات و تدقيق الروايات على الشيخ سراج الدين اليمنى،وقد قرا على الجماعة قرؤ وا على الامام خطيب المدينه محمد بن يقظان "[31]

3۔ سید زکریا الھندی الحنفی:

المحدث المسند، العلامہ شیخ زکریا ہند میں پیدا ہوئے پھر مکہ ہجرت کر گئے - ملا علی قاری نے ان سے کسبِ فیض کیا۔

---

qwtlā، ḫlylی ābrāhym ،ālāmām ʿlی ālqārی wāṯrh fی ʿlm ālḥdyṯ ،dār ālbšāئr ālāslāmیہ:dmšq ،ğ1 ،ṣ 75

[28] قاری، علی بن سلطان، مرقاۃ المفاتیح، ملتان: مکتبہ امداد العلوم، ج1، ص2

qār ، ی ʿlی bn slṭān،mrqāۃ ālmfātیḥ ،mltān:mکtbہ āmdād ālʿlwm،ğ1، ṣ2

[29] شیخ ابو الحسن، شیخ الاسلام زکریا کے شاگرد تھے۔ آپ کی وفات 952ھ میں ہے۔ / پاشا، مبارک علی، الخطط الجدیدة لمصر القاهرہ، قاہرہ: المطبعتہ الکبری الامیریہ، ج،3، ص138

پāšā ،mbārک ʿl ،ālḫṭṭ ālğdydۃ lmṣr ālqāhrh ،qāہrہ :ālmṭbʿtہ ālkbrی ālāmyry ،ہğ ، 3،ṣ138

[30] قاری، علی بن سلطان، شم العوارض فی ذم الروافض، محولہ بالا، جلد6، ص362

qār، ی ʿlی bn slṭān ،šm ālʿwārḍ fی ḏm ālrwāfḍ ،mḥwlہ bālā ،ğld 6 ،ṣ362

[31] ملا، علی قاری، المنح الفکریہ، تحقیق، دکتور احمد شکری، دمشق: دار الغوثانی لدراسات القرآنیہ، 2012ھ، ص324

mlā ،ʿlی qār ،ālmnḥ ālfکr یہ، tḥqیq ،dکtwr āḥmd šکr ، یdmšq:dārālġwṯānی ldrāsāt ālqrānیہ،2012ھ، ṣ 324

آپ اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتے تھے۔ مترجمین نے ملا علی قاری کے اساتذہ میں ان کو شمار کیا ہے۔[32] مزید براں ملا علی قاری اپنے استاذ سید زکریا کے متعلق مرقاۃ کے مقدمہ میں لکھتے ہیں:

ومنہم زبدۃ الفضلاء وعمدۃ العلماء، السید زکریا تلمیذ عالم الربانی مولانا اسماعیل الشیروانی[33] من اصحاب قطب الدین غوث الثقلین خواجہ عبیداللہ ثمرقندی [34]احد اتباع خواجہ بہاالدین النقشبندی روح اللہ روحہم[35]

3۔ علی المتقی الھندی:

المحدث العلامہ الفقیہ الشیخ علی بن حسام الدین بن عبد الملک بن قاضی خان القرشی کا تعلق جونپور سے تھا- 888ھ میں پیدا ہوئے-ورع و تقوی کے بناپر متقی لقب پایا- ملا علی قاری اپنے اس شیخ کے بارے میں مقدمہ مرقاۃ میں رقمطراز ہیں:

ومنہم العالم العامل والفاضل الکامل العارف بااللہ الولی مولانا الشیخ علی المتقی[36]

---

[32] المحبی، محمد امین فضل اللہ، خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر، بیروت: المطبعۃ الوھبیہ، 1284ھ، ج3، ص185

ālmḥb، ىmḥmd āmىn fḍl āll ، ہẖlāṣۃ ālāṯr fى āʿىān ālqrn ālḥādى ʿšr،bىrwt:ālmṭbʿۃ ālwہb،1284ھ، یہğ3،ṣ 185

[33] اسماعیل بن عبداللہ حنفی ہیں- خواجہ عبیداللہ احرار کے تربیت یافتہ ہیں- جامع مسجد تکیہ سیلمانیہ کے گوشہ نشین ہوگئے تھے- تفصیلی حالات کے لیے۔ غزی، محمد بن محمد، الکواکب السائرہ باعیان المائۃ العاشرہ، بیروت: دارالکتب العلمیہ، ج2، ص123

ġz،ىmḥmd bn mḥmd ،ālکwāکb ālsāئىrہ bāʿىān ālmāئۃ ālʿāšr ،ہbىrwt :dārālکtb ālʿlm ،یہğ2، ṣ123

[34] خواجہ عبیداللہ ثمر قندی، عارف باللہ تاشقند کے علاقے میں پیدا ہوئے آپ کا نسب حضرت عمر فاروق سے جا ملتا ہے- آپ کا مسلک، عقائد اہلسنت کو اپناتے ہوئے احکام شریعت کے سامنے سر خم تسلیم اور سنت رسول کی کامل اتباع کے ساتھ ساتھ دوام عبودیت تھا۔ 895ھ میں وفات، قبر سمرقند میں ہے۔/ نوشاہی، محمد عارف، خواجہ احرار، اسلام آباد: پورب اکیڈمی، ص81-93

nwšā،ہیmḥmd ʿārf،ẖwāğہ āḥrār،āslām آbād:پwrb āکیڈm،یṣ81-93

[35] طریقہ نقشبندیہ کی انتہاء خواجہ بہاء الدین نقشبندی تک ہے- آپ کا نام محمد بن محمد بن محمد بخاری ہے- طریقت میں آپ کی نسبت امیر کلاں کی طرف کی جاتی ہے- وفات 791ھ میں ہے-/ طاش کبری زادہ، احمد بن مصطفی، الشقائق النعمانیہ فی علماء الدولۃ العثمانیۃ، بیروت: دارالکتب العربی، ص284

ṭāš کbrى zād ، ہāḥmd bn msṭf ،ىālšqāئىq ālnʿmānyہ fى ʿlmāʾ āldwlۃ ālʿṯmān ، ۃbyrwt: dārālکtb ālʿrb ،ىṣ284

[36] قاری، ملا علی بن سلطان، مرقاۃ المفاتیح، ج1، ص2

qār،ىmlā ʿlى bn slṭān،mrqāۃ ālmfātىḥ ،ğ1،ṣ2

علی متقی کی مشہور تالیفات میں "البرهان الجلی فی معرفته الولی،الرتبة الفاخرة في نصائح الملوک، کنزالعمال الملوك فی سنن الاقوال والافعال"شامل ہیں۔ آپ کی وفات 975ھ میں ہے۔[37]

4۔ابن حجر ہیتمی:

ملا علی قاری کے اساتذہ میں ابو العباس شہاب الدین احمد بن محمد سعد انصاری شافعی مکی بھی ہیں-909ھ میں محلہ ابی ہتیم، مصر میں پیدا ہوئے-933ھ میں حج کیا اور مجاور بنے۔973ھ مکہ میں وفات پائی- ملا علی قاری ان کا ذکر مرقاۃ میں یوں کرتے ہیں:

وقال شيخنا العالم العلامة والبحر الفهامة ،شيخ الاسلام ومفتى الانام صاحب التصانيف الكثيرة والتاليف الشهيره، شهاب الدين ابن حجر المكى-[38]

آپ کی مشہور تالیفات میں درج ذیل کتب شامل ہیں:

*الصواعق المحرقة على اہل الرفض والزندقه

* فتح المبين في شرح الاربعين للنووى

*الفتاوى الهيتميه

* الزواجر عن اقتراف الكبائر

* تحفة المحتاج فى شرح المنهاج

*المنح المكيه في شرح الهمزيه -[39]

5۔ شیخ عبداللہ سندی:

ملا علی قاری کے اساتذہ میں ایک مشہور نام المحدث، الفقیہ عبداللہ بن سعد الدین السندی، الحنفی المکی ہے- یہ بنیادی طور پر سندھی تھے لیکن حرم میں مستقل رہائش کی وجہ سے مکی معروف ہیں- یہ علی متقی کے خاص دوست اور

---

37 لکھنوی، عبدالحئی، نزھۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر، بیروت: دارابن حزم 1999، ج4، ص385-389
lkھnw ،ی ʿbdālḥ ،ئیnz ھۃ ālḫwāṭr wbہğۃ ālmsāmʿ wālnwāẓr ،bیrwt :dārābn ḥzm 1999،ğ 4 ،ṣ 385-389

38 قاری، ملا علی بن سلطان، مرقاۃ المفاتیح، ج1، ص12

qār،یmlā ʿlی bn slṭān،mrqāۃ ālmfātیḥ ،ğ1،ṣ12

39 العیدروس، عبد القادر الیمنی الہندی، النور السافر عن اخبار القرن العاشر، بیروت: دار صادر، 2001، ص391
ālʿیdrws،ʿbd ālqādrālیmnی ālہnd،یālnwr ālsāfr ʿn āḫbār ālqrn ālʿāšr،bیrwt:dār ṣād،2001 ،ṣ391

خلیفہ تھے-یہ فقیہ صوفی تھے۔984ھ میں وفات ہے-آپ کی مشہور تالیفات"حا شیه علی عوارف المعارف لسہروردی، مجمع المناسک ونفع الناسک" ہیں۔[40]

ملا علی قاری اپنے اس شیخ کا تذکرہ یوں کرتے ہیں:

قال شیخناو مولانا عبدالله السندهی علی ماوجدنا بخطه۔[41]

ملا علی قاری کی ذاتی تصریح کے علاوہ مترجمین نے بھی ان کو ملا علی قاری کے اساتذہ کی فہرست میں شامل کیاہے۔[42]

6۔قطب الدین مکی:

علامہ المفسر المفتی ابو عیسیٰ قطب الدین محمد بن علاء الدین احمد بن محمد النهروالی الہندی المکی الحنفی 917ھ میں لاہور میں پیدا ہوئے-ابتدائی تعلیم کے بعد 943ھ میں مکہ چلے گئے-دوسری ہجرت آپ نے مصر کی طرف کی-مکہ میں مفتی کے عہدے پر رہے آپ مسجد حرام میں فقہ اور تفسیر کا درس دیتے-آپ کی وفات 990ھ ہے-آپ کی مشہور تالیفات میں الاعلام باعلام بیت الله الحرام، البرق الیمانی فی الفتح العثمانی، منتخب التاریخ، طبقات الحنفیه شامل ہیں۔[43]

ملا علی قاری اپنے رسالہ" بیان فعل الخیراذا دخل مکه من حج الغیر "میں ان کو

---

40 تفصیلی حالات کیلئے ملاحظہ ہو۔العیدروس،عبد القادرالیمنی الہندی،النور السافر عن اخبار القرن العاشر،بیروت:دار صاد، 2001،ص470

ālʿےdrws،ʿbd ālqādrālےmnے ālہnd،ےālnwr ālsāfr ʿn āẖbār ālqrn ālʿāšr،bےrwt:dār ṣād،2001 ،ṣ470

41 قاری، علی بن سلطان، شرح الفقہ الاکبر، مصر: دار الکتب العربیہ الکبری، ص128

qār ،ےʿlے bn slṭān ،šrḥ ālfqہ ālāکbr ،mṣr:dārālکtb ālʿrbیہ ālکbr ،ےṣ128

42 المحبی، محمد امین فضل اللہ، خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر، بیروت: المطبعۃ الوھبیہ، 1284ھ، ج3، ص185

ālmḥb، ےmḥmd āmےn fḍl āll ، ہẖlāṣۃ ālāṯr fے āʿےān ālqrn ālḥādے ʿšr،bےrwt:ālmṭbʿۃ ālwہb،ہ1284، جے3،ṣ 185

43 شوکانی، محمد بن علی، البدر الطالع بمحاسن من بعد القرن السابع، قاہرہ: دار الکتاب الاسلامی، ج2، ص57،58

šwکān ،ےmḥmd bn ʿl ،ےālbdrālṭālʿ bmḥāsn mn bʿd ālqrn ālsābʿ،qāہrہ: dārālکtāb ālāslām،ےğ2،ṣ 5758،

شیخنا، زبدة المتبحرین مفتی المسلمین بحرم الله الامین مولانا قطب الدین کے القابات سے یاد کرتے ہیں۔[44]

7۔ ابوالحسن البکری:

پورا نام محمد بن ابی الحسن محمد بن جلال الدین محمد بن عبد الرحمن بن احمد البکری الصدیقی الشافی المصری ہے۔ 993ھ میں مکہ میں وفات پائی۔ موصوف درس واملا میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ آپ متبحر العقول کلام پر قادر تھے۔ آپ کی تصنیفات میں سب سے مشہور "الجوہر الثمین من کلام سید المرسلین، حسن الاصابه فی فضل الصحابه، تائید المنة بتائید اهل السنة"ہیں۔[45]

"شم العوارض" میں علی قاری نے ان کے بارے یوں تذکرہ فرماتے ہیں۔

استدل بهذه الایة شیخنا المبرور المغفور محمد بن ابی الحسن الکبری [46]

8۔ سنان الدین الاماسی:

علامہ فقیہ سنان الدین یوسف بن عبد اللہ الاماسی الروحی، الحنفی، المکی، روم کے اجل علماء سے تھے۔ آپ ہجرت کر کے مکہ آ گئے تھے۔ آپ کی وفات 1000ھ ہے۔ تبیین المحارم، المجالس السنانیه آپ کی مشہور تالیفات ہیں۔

رسالہ" بیان فعل الخیر" میں ان کا ملا علی قاری یوں ذکر کرتے ہیں:

شیخنا فخر العلماء وذخرالصلحاء مولانا سنان الواعظ الروحی [47]

9۔ علی بن احمد جنانی:

---

[44] قاری، علی بن سلطان، بیان فعل الخیر اذا دخل مکہ من حج الغیر، تحقیق احمد فواز الحمیری، المکتبہ المعروفیہ، کوئٹہ، جلد 4 ص 41
qār، ی ʿlی bn slṭān ،bیān fʿl ālẖیrāḏā dẖl mکہ mn ḥǧ ālġیr ،tḥqیq āḥmd fwāz ālḥmیr ی ،ālmکtbہ ālmʿrwfکیہ، w ، ئٹہǧld 4ṣ41

[45] غزی، محمد بن محمد، الکواکب السائرہ باعیان المائۃ العاشرہ، بیروت، دارالکتب العلمیہ، ج 3، ص 60-65
ġz،یmḥmd bn mḥmd ،ālکwāکb ālsāئیrہ bāʿیān ālmāئۃ ālʿāšr ،ہbیrwt ،dārālکtb ālʿlm ،یہǧ 3،ṣ60-65

[46]، شم العوارض فی ذم الروافض، تحقیق محمد احمد، کوئٹہ: المکتبہ المعروفیہ، جلد 6، ص 356
šm ālʿwārḍ fی ḏm ālrwāfḍ ،tḥqیq mḥmd āḥmd کw،ئٹہ :ālmکtbہ ālmʿrwf ، یہǧld 6 ،ṣ356

[47] قاری، علی بن سلطان، بیان فعل الخیر اذا دخل مکہ من حج الغیر، تحقیق احمد فواز الحمیری، کوئٹہ: المکتبہ المعروفیہ، جلد 4 ص 41
qār ،یʿlی bn slṭān ،bیān fʿl ālẖیrāḏā dẖl mکہ mn ḥǧ ālġیr ،tḥqیq āḥmd fwāz ālḥmیr ی کw،ئٹہ :ālmکtbہ ālmʿrwf ، یہǧld 4ṣ41

علامہ علی بن احمد جنانی ازہری شافعی انصاری(964ھ م)، امام جلال الدین سیوطی(911ھ م) کے خاص شاگردوں میں سے تھے- علی جنانی لکھتے ہیں:

قرات علی شیخ الاسلام و امام الائمه الشیخ جلال الدین سیوطی کتبا من الحدیث وغیره من العلوم ،من الکتب الستة وغیرها ،البعض قراة والبعض سماعا ،وقد اجازنی بجمیع مرویاته[48]

ملا علی قاری نے شیخ علی جنانی کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ یوں ملا علی قاری، تلمیذِ تلمیذِ سیوطی ٹھہرے۔ بایں معنی کہ آپ امام سیوطی کے شاگرد "الشیخ علی الجنانی" کے شاگرد ہیں۔

علی قاری، مرقاۃ شرح مشکوۃ کے مقدمہ میں نام کیساتھ رقمطراز ہیں۔

قد حصل لی اجازة عامة ورخصة تامة من الشیخ علی الجنانی الشافعی،قد قال، قراتُ علیٰ جلال الدین السیوطی من الحدیث و غیره۔[49]

مزید براں، جمالین حاشیہ تفسیر جلالین کے مقدمہ میں بھی ملا علی قاری تصریح فرماتے ہیں

مولانا و شیخ مشائخنا خاتمة المجتهدین الشیخ جلال الدین السیوطی [50]

10۔میر کلاں:

علامہ محمد سعید بن خواجہ الحنفی الخراسانی المشہور میر کلاں اپنے وقت کے بڑے علماء میں شمار ہوتے تھے۔حج کے لئے مکہ روانہ ہوئے اور وہیں سکونت پذیر ہوئے-981ھ میں آگرہ میں وفات پائی۔[51] ملا علی قاری اپنے اساتذہ کی فہرست میں ان کا یوں ذکر کرتے ہیں:

انی قرات بعض احادیث المشکاة علی منبع بحر العرفان مولانا الشهیره بمیر کلاں[52]

---

[48] ملا علی قاری نے "مقدمۃ مرقاۃ" میں اپنی سند ذکر کرنے کے ساتھ ان کا اتصال مع السیوطی خود واضح کیا۔/ قاری، علی بن سلطان، مرقاۃ المفاتیح، ج1، ص2

qār ،ی ʿlی bn slṭān،mrqāۃ ālmfātیḥ ،ğ1، ṣ2

[49] قاری، علی بن سلطان، مرقاۃ المفاتیح، ج1، ص2

qār ،ی ʿlی bn slṭān ،mrqāۃ ālmfātیḥ ،ğ1، ṣ2

[50] قاری، علی بن سلطان، الجمالین للجلالین، کوئٹہ، مکتبہ رشیدیہ، 2017ء، ج1، ص11

qār، ی ʿlی bn slṭān ،ālğmālیn llğlālیn، کw، ٹہm، کtbہ ršیd2017،ʾیہ،ğ1،ṣ11

[51] لکھنوی، عبد الحئ، نزھۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر، ج4، ص422

lکھnw ،ی ʿbdālḥ ،ئیnzھۃ ālḫwāṭr wbھğۃ ālmsāmʿ wālnwāẓr ،ğ 4 ،ṣ422

11۔ احمد بن بدر الدین مصری:

شہاب الدین احمد بن بدر الدین عباسی الشافی المصری الہندی 903ھ میں مصر میں پیدا ہوئے اور 992ھ میں وفات پائی۔بلند مرتبت علمی شخصیت تھے۔ شیخ زکریا، جلال الدین محلی، جیسے شیوخ سے علم حاصل کیا۔ آپ کی تصنیفات میں مشہور شرح مختصر الانور المسمی نور الابصار، تفسیر القرآن, الرسالة فی اللغة مشہور تالیفات ہیں۔[53] محبی اور مرادا نے ان کو ملا علی قاری کے اساتذہ میں شمار کیا ہے۔[54]

12۔ شیخ حمد اللہ اماسی:

شیخ حمد اللہ بن شیخ مصطفی اماسی "ابن شیخ" سے مشہور تھے۔ آپ 840ھ کو بخارا میں پیدا ہوئے۔ آپ نے چھوٹے بڑے خط میں 47 مصاحف لکھے۔ بہت سارے رقعات و قطعات بھی لکھے - جامع سلطان بایزید کی محراب قبے، درمیانی دروازں پر آپ نے کتابت کی-110 سال عمر پائی۔ اسکدار میں مدفون ہوئے۔[55]

ملا علی قاری نے خطاطی مشہور خطاط شیخ احمد اماسی سے سیکھی تھی۔ آپ نے خط ثلث اور خط نسخ میں کامل مہارت حاصل کرلی تھی۔ اپنے ہاتھ کی کمائی سے گزر بسر کیا کرتے تھے۔ شیخ طاہر کردی نے نے اپنی کتاب تاریخ الخط العربی وادابہ میں لکھا ہے کہ ملا علی خوبصورت لکھا کرتے تھے اور انہوں نے مشہور خطاط شیخ احمد اماسی سے یہ فن سیکھ رکھا تھا۔[56]

---

[52] قاری، علی بن سلطان، مرقاۃ المفاتیح، ج1، ص1

qār ،ی ʿlی bn slṭān ،mrqāۃ ālmfātیḥ ،ğ1، ṣ1

[53] لکھنوی، عبدالحئ، نزھۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر، ج4، ص303

lکھnw ،ی ʿbdālḥ ،ئیnzہۃ ālẖwāṭr wbہğۃ ālmsāmʿ wālnwāẓr،ğ 4 ،ṣ303

[54] المحبی، محمد امین فضل اللہ، خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر،، 1284ھ، ج3، ص185

ālmḥb، یmḥmd āmیn fḍl āll ، ہẖlāṣۃ ālāṯr fی āʿیān ālqrn ālḥādی ʿšr،ھ1284، ،ğ3،ṣ 185

[55] کردی، شیخ طاہر، تاریخ الخط العربی وادابہ، مصر مکتبہ الھلال، 1359ھ، ص321

کrd ،یšیẖ ṭāہr ،tārیẖ ālẖṭ ālʿrbی wādāb، ہmṣrmکtbہ ālھlāl1359، ، ھṣ 321

[56] ایضاً، ص292

Ibid, P.292

مذکورہ بالا اس فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ قراءت کے جید علماء، قرآنیات پر دسترس رکھنے والے احباب قلم و قرطاس اور جید محدثین آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں اس لیے آپ کی شخصیت بھی ان علوم وفنون کی کامل عکاس ہے۔

نیز اس فہرست سے ملا علی قاری کی علمی وفنی قدر و منزلت واضح ہوتی ہے۔ مرکز علم و عرفان (مکہ) میں سکونت اور اجل علماء اعیان سے کسب فیض سے آپ علمی دنیا میں بمثل مہتاب ثابت ہوئے۔

ملا علی قاری کے تلامذہ:

ملا علی قاری اس جگہ (مکہ) کے مجاور ہوئے تھے جہاں عرب و عجم، مشرق و مغرب ہر سمت سے تشنگان علم، اپنی تشنگی دور کرنے کے لیے آتے تھے۔ ملا علی قاری جب جلیل القدر علماء سے اکتساب فیض کے بعد مسند تدریس پر بیٹھے تو امام العصر، ادیب، فقیہ و مفکرِ زمانہ ثابت ہوئے۔ جس طرح آپ کے اساتذہ کا حتمی حصار ممکن نہیں اسی طرح آپکے تلامذہ کی تعداد کے بارے کوئی حتمی رائے قائم کرنا مناسب نہیں۔ تاہم مترجمین نے جو بیان کیے ہیں وہ یہ ہیں۔

1۔ عبد القادر الطبری:

الامام، الخطیب، المفتی الشیخ محی الدین عبد القادر بن محمد بن یحیی بن مکرم بن محب اللہ بن محمد الحسینی الطبری الشافی المکی 976ھ میں مکہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ملا علی قاری پر نصف شاطبیہ کی قرات کی اور قراء سبعہ کا، سورۃ البقرہ تک درس لیا۔ آپ کی وفات 1033ھ ہے۔ آپ کی مشہور تالیفات درج ذیل ہیں۔

* الرایات المنصورہ علی الابیات المقصورہ
* ایقاظ السماع الجواز الاستماع
* عرائس الابکار وغرائس الافکار
* درة الاصداف السنیہ فی ذروۃالاصاف الحسنیہ
* عیون المسائل من اعیان الرسائل
* کشف النقاب عن انساب العربعة الاقطاب [57]

2۔ عبد الرحمن المرشدی:

[57] ابو الخیر، عبد اللہ مرداد، المختصر من کتاب نشر النور والزھر، ج1، ص371
ābw ālḫyr ،ʿbd āllہ mrdād ،ālmḫtṣr mn ktāb nšr ālnwr wālzhr ،ğ1،ṣ 371

آپ کا پورا نام قاضی عبد الرحمن بن عیسی بن مرشد ابو الوجاہہ العمری المرشدی ہے -مکہ میں 975ہجری میں پیدا ہوئے 1037ھ میں قتل کر دیئے گئے ۔ آپ کی مشہور تالیفات شرح عقود الجمان للسیوطی ، وصفوالراح من مختارالصحاح ، الفتح القدسی فی تفسیر آیة الکرسی ،ہیں۔

محبی نے خلاصۃ الاثر میں ان کو ملا علی قاری کا تلمیذ یوں ثابت کیا ہے۔

واخذ القرات عن الملا علی قاری [58]

مختصر نشر النور میں یہ الفاظ ہیں:

وجود القرآن العظیم علی ملا علی قاری [59]

3۔عبد الحق محدث دہلوی:

ابو محمد عبد الحق بن سیف الدین بن سعد اللہ دہلوی الحنفی 958ھ میں پیدا ہوئے، 1052ھ میں وفات پائی۔ آپ کی مشہور تالیفات میں لمعات التقیح فی شرح مشکوة المصابیح ،فتح المنان فی مذھب النعمان ،شرح فتوح الغیب ،مدارج النبوة،شامل ہیں۔

کتانی نے حضرت محدث دہلوی کے حالات بیان کرتے ہوئے ان کا شعر ذکر کیا ہے جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ، ملا علی قاری کو اپنے اساتذہ میں شمار کرتے ہیں۔

عن الشهاب الهيتمی والمتَّقی　　مُبَوِّبِ الجامعِ نِعْم المتقی
وعن عليِّ الهرویِ القاری　　وكلُّهم رووا بلا إنكار[60]

4۔محمد بن فروخ الموروی

[58] المحبی، محمد امین فضل اللہ، خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر، ج، ص369
ālmḥb، یmḥmd āmیn fḍl āll ، ہẖlāṣۃ ālāṯr fی aʿیān ālqrn ālḥādی ʿšr ،ğ،ṣ 369

[59] ابو الخیر، عبد اللہ مرداد، المختصر من کتاب نشر النور والزھر، ج1، ص351
ābw ālẖyr ،ʿbd ālلہ mrdād ،ālmẖtṣr mn ktāb nšr ālnwr wālzhr ،ğ1،ṣ 351

[60] الکتانی، عبد الحیٔ بن عبد الکبیر، فھرس الفھارس والاثبات و معجم المعاجم والمشیخات والمسلسلات، بیروت، دار الغرب الاسلامی 1982ء ج1 ص728–725
ālکtān ،یʿbdālḥئ bn ʿbdālکbیr ،fہrs ālfہārs wālāṯbāt wmʿğm ālmʿāğm wālmšیẖāt wālmslslāt ،bیrwt ،dār ālġrb ālāslām1982 ی ʾ ğ1 ṣ 728 – 725

ابو عبد اللہ محمد منلا فروخ الموروی، مکہ میں 996ہجری میں پیدا ہوئے اور 1061ھ میں وفات پائی۔ آپ کی مشہور تالیفات میں "القول السدید فی مسائل الاجتہاد والتقلید ، الرسالہ فی حکم صوم شامل ہیں۔ مختصر نشر النور میں عبد اللہ مرداد نے ملا علی قاری سے ربط یوں ثابت کیا:

اخذ العلم عن جماعة، منهم الملا القاری[61]

5۔الشریف الولاتی:

محمد بن عبد اللہ الادریسی الولاتی آپ کا پورانام ہے۔ 961ھ کو موریتانیہ[62]میں پیدا ہوئے۔1102ھ میں وفات پائی۔رحلة الحجازیة آپ کی مشہور تالیف ہے۔فہرس الفھارس میں ہے۔

انه اخذ عن الملا القاری اجازة بواسطة والده [63]

6۔السید معظم الحسینی البلخی:

یہ ملا علی قاری کی کثیر الجہتی فنون کے راوی ہیں۔ابن عابدین نے "عقود اللالئی فی الاسانید العوالی" میں ملا علی قاری سے جو کچھ نقل کیاہے اس کی سند "معظم حسینی" سے متصل ہے۔[64]

8۔محدث جوہر نانت کشمیری:

آپ کشمیر میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم کے بعد مکہ چلے گئے۔وہاں ابن حجر ہیتمی اور علی قاری سے علم حدیث سیکھا-1026ھ میں کشمیر میں وفات پائی[65]

---

[61]ابو الخیر، عبد اللہ مرداد، المختصر من کتاب نشر النور والزھر، ج1، ص487

ābw ālẖyr ،ʿbd āllہ mrdād ،ālmẖtṣr mn ktāb nšr ālnwr wālzhr ،ğ1،ṣ 487

[62] شوقی، ابو خلیل، اطلس التاریخ العربی الاسلامی، دمشق، دارالفکر، ص74

šwq ،یābw ẖlyl ،āṭls āltāryẖ ālʿrbی ālāslām ،یdmšq،dārālfکr،ṣ74

[63] الکتانی، عبد الحیٔ بن عبد الکبیر، فھرس الفھارس والاثبات و معجم المعاجم والمشیخات والمسلسلات، ج2، ص1074

ālکtān ،یʿbdālḥئ bn ʿbdālکbیr ،fہrs ālfہārs wālāṯbāt wmʿğm ālmʿāğm wālmšیẖāt wālmslslāt ،ğ2،ṣ1074

[64] ابن عابد بن، امین بن عمر، ثبت ابن عابدین المسمی عقود اللالئی فی الاسانید العوالی، بیروت، دار البشائر الاسلامیہ، ص356

ābn ʿābd bn ،āmیn bn ʿmr ،ṯbt ābn ʿābdیn ālmsmی ʿqwdāllā ئی fی ālāsānیd ālʿwāl ،ی bیrwt ،dārālbšāئr ālāslām ، یہṣ356

[65] لکھنوی، عبد الحیٔ، نزھۃ الخواطر وبھجۃ المسامع والنواظر، ج5، ص516

lکھnw ،یʿbdālḥ ،ئیnz ۃھ ālẖwāṭr wbہğۃ ālmsāmʿ wālnwāẓr ،ğ 5،ṣ516

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کے علمی لیاقت اور فنی گرفت کی مندرجہ بالا فہرست سے استاد کی تبحر علمی واضح ہوتی ہے۔ بلاشبہ آپ کا شمار اپنے زمانے کے اجل علماء میں ہوتا تھا۔

علمی قدر و منزلت: علماء کے آراء و توصیفی اقوال

مترجَم کا علمی مقام و مرتبہ، معاصرین ومتاخرین علماء و مورخین سے مروی اقوال و تعریفات سے نکھر کر باہر آتا ہے، کیونکہ جو متفقہ و کلی نقشہ معاصر اہل علم کھینچیں گے اور جس طور وہ اس وضاحت کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے کوئی اور نہیں کر پائے گا۔ بہت سے علماء اعیان نے ملا علی قاری کے شمائل میں لکھا ہے۔ ان میں سے چنیدہ درج ذیل ہیں:

1۔ مصنف "لطف السمر" نے آپ کو" علی القاری العجمی العلامة "سے خطاب کیا ہے۔[66]

2۔ مصنف" خلاصۃ الاثر "نے لکھا ہے۔ احد صدور العلم، فرد عصره، الباهر السَّمْت فی التحقيق وتنقيح العبارات، وشهرته كافية عن الاطراء فی وصفه ... واشتهر ذكره وطار صِيته وألّف التليف الكثيرة اللطيفة التادية المحتوية على الفوائد الجليلة[67]

3۔ مصنف "سمط النجوم العوالی"نے ان الفاظ کے ساتھ متصف کیا ہے۔ الجامع للعلوم العقلية والنقلية، والمتضلِّع من السنة النبوية، احد جماهير الاعلام ومشاهير اولی الحفظ والافهام[68]

4۔ ابن عابدین نے اپنے رسالہ میں موصوف کو یوں متصف کیا ہے۔خاتمة القراء والفقهاء والمحدثين، ونخبة المحققين والمدققين[69]

---

[66] الغزی، نجم الدین محمد، لطف السمرو وقطف الثمر من تراجم اعیان الطبقۃ الاولی من القرن الحادی عشر، دمشق: منشورات وزارۃ الثقافۃ والارشاد القومی ج2، ص578–579

ālġz ، ےnğm āldےn mḥmd ،lṭf ālsmrw wqṭf ālṯmr mn trāğm āʿےān ālṭbqۃ ālāwlے mn ālqrn ālḥādے ʿšr ،dmšq: mnšwrāt wzārۃ ālṯqāfۃwālāršādālqwmے ğ2،ṣ578 – 579

[67] المحبی، محمد امین فضل اللہ، خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر، ج3، ص186

ālmḥb، ےmḥmd āmےn fḍl āll ، ۃḫlāṣۃ ālāṯr fے āʿےān ālqrn ālḥādے ʿšr ،ğ3،ṣ 186

[68] عصامی، عبدالملک، سمط النجوم العوالی والتوالی، 402، ج4

ʿṣām ، ےʿbdālml ، کsmṭ ālnğwm ālʿwālے w āltwāl ،402 ، ےğ 4

[69] ابن عابدین، محمد بن امین، مجموعۃ رسائل ابن عابدین، الرسالۃ الخامسۃ، تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام او احد اصحابہ الکرام، قاہرہ، دار الاثار، 1428ھ، ص:144

6۔امام عبد الحیّ لکھنوی "التعليق الممجَّد على موطَّا محمد "میں یوں رقمطراز ہیں:

صاحب العلم الباهر، والفضل الظاهر[70]

7۔ادریس کاندھلوی رقمطراز ہیں۔

المحدث الجليل، الفاضل النبيل، فريد دهره ووحيد عصره[71]

بعض علماء نے ان کی توصیف "مجدد" کے لقب سے کی:

علامہ عبد الحیّ لکھنوی "التعليقات السنية" میں آپکی مصنفات کی تعداد کی بیان میں لکھتے ہیں:

وكلها نفيسة في بابها فريدة ... وغير ذلك من رسائل لا تعد ولا تحصى، وكلها مفيدة بلَّغَتْه إلى مرتبة المجدِّدية على رأس الألف [72]

شیخ عبد اللہ مرداد "مختصر نشر النور والزهر "میں لکھتے ہیں:

الحاصل: انه كان فريد عصره واوانه، ولقد اقْسم المحقق العلامة ابن عابدين بأنه كان مجدِّد اهل زمانه[73]

بنفس نفیس ملا علی قاری کاخود کو "مجدد" ملقب کرنا:

ملا علی قاری اپنے رسالہ "شم العوارض" میں رقمطراز ہیں:

وقد ثبت عنه ﷺ ان الله يبعث لهذه الامة على راس كل مائة سنة من يجدِّد لها دينها۔[74]

ābn ʿābdyn‹mḥmd bn āmyn ‹mğmw ʿ ة rsāئل ābn ʿābdyn ‹ālrsālة ālẖāms ‹ةtnbyہ ālwlāة w ālḥkām ʿlی āḥkām šātm ẖyr ālānām āw āḥd āṣḥābہ ālkrām‹qāhr‹ہdār ālāṯār‹ھ1428‹ṣ: 144

[70] لکھنوی، عبد الحي، التعليق المجد على موطا محمد، دمشق،:دار السنه والسيرة، 1991، ج1، ص:106

lکھnw ‹ی ʿbdālḥy‹ālt ʿlyq ālmmğd ʿlی mwṭā mḥmd ‹dmšq‹:dār ālsnہ wālsyr‹1991 ‹ةğ1‹ṣ:106

[71] کاندھلوی، محمد ادریس، التعلیق الصبیح علی مشکاۃ المصابیح، انڈیا حیدر آباد دکن: مجلس اشاعۃ العلوم الکائن، س ن، ج1، ص:6

کāndhlw‹ ی mḥmd ādrys ‹ālt ʿlyq ālṣbyḥ ʿlی mškāة ālmṣābyḥ ‹ānڈیā ḥydr آbād dkn :mğls āšā ʿة āl ʿlwm ālkāئn ‹s n‹ğ1‹ṣ:6

[72] لکھنوی، عبد الحیٔ بن عبد الحلیم، التعلیقات السنیۃ علی الفوائد البھیۃ، ص:9،8

lکھnw‹ی ʿbd ālḥئی bn ʿbdālḥlیm ‹ālt ʿlیqāt ālsnیۃ ʿlی ālfwāئd ālb ‹ھیۃṣ:8‹9

[73] ابو الخیر، عبد اللہ مرداد، المختصر من کتاب نشر النور والزھر، ج1، ص367

ābw ālẖyr ‹ ʿbd āllہ mrdād ‹ālmẖtṣr mn ktāb nšr ālnwr wālzhr ‹ğ1‹ṣ 367

[74] ابو داود، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داود، کتاب الطب، باب مایذکر فی قرن المائۃ، بیروت: دار لفکر، س ن، رقم الحدیث 4291

ābw dāwd ‹slymān bn ālāš ʿṯ ‹snn ābی dāwdک ‹tāb ālṭb ‹bāb mā یḏکr fی qrn ālmā ‹ئۃ byrwt: dār lfکr‹s n ‹rqm ālḥdیṯ 4291

رواہ ابو داود والحاکم والبیہقی فی "المعرفة" عن ابی هريرة، فوالله العظيم وربِّ النبی الكريم اني لو عرفت احداً اعلمَ منی بالكتاب والسنة من جهة مبناهما او من طريق معناهما لقصدتُ إليه، ولو حَبْواً بالوقوف لديه، وهذا لا اقوله فخراً، بل تحدُّثاً بنعمة الله وشكراً، وأستزيد به من ربی ما يكون لی ذخراً[75]،

نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے کہ اس امت میں ہر سو سال کے بعد اللہ کسی ایسے انسان کو مبعوث فرماتا ہے جو اس کے دین کی تجدید کرتا ہے۔۔۔۔ باخدا اگر میں اپنے سے زیادہ کتاب وسنت کا الفاظ و معانی کی تفہیم میں کسی دوسرے کو عالم پاتا تو میں ضرور اس کا قصد کرتا۔ میں یہ دعوی تحدیث نعمت اور شکرانے کے لیے کر رہا ہوں نہ کہ فخر کرتے ہوئے۔ اور میں اپنے لیے مزید رب العزت سے خیر وخزانے کا طالب ہوں۔

جہاں مذکورہ بالا آراء آپ علیہ الرحمہ کو مجدد ثابت کرتی ہیں وہیں علی قاری کے علمی کاموں میں کمال فنی گرفت بلاشبہ آپ کے مجدد ہونے پر دال ہے۔ آپ نے علوم وفنون کی تنقیح وتوضیح کرنے کے ساتھ علمی ورثہ میں نئ روح پھونکی۔

ملا علی قاری کا عقیدہ، مذہب، مشرب:

ملا علی قاری اصول میں ماتریدی، فروع (فقہ) میں حنفی اور مشربا نقشبندی تھے۔

شواہد ماتریدیہ:

ملا علی باعتبار عقائد واصول ماتریدی تھے۔

1۔ آپ اپنی تصانیف میں ماتریدی کتب سے بکثرت استشھاد کرتے ہیں۔ شرح عقائد نسفیہ اور اس کی دیگر شروحات سے نام ذکر کرنے اور بغیر نام ذکر کیے مباحث واقوال نقل کرتے ہیں اور انکو بطور دلیل پیش کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

2۔ اس طرح شرح فقہ الاکبر میں بالخصوص اور دیگر میں بالعموم " يقول اصحابنا الماتريديه" بکثرت دیکھا جا سکتا ہے۔

شواہد حنفیہ:

---

[75] قاری، علی بن سلطان، شم العوارض فی ذم الروافض، تحقیق محمد احمد، کوئٹہ: مکتبہ معروفیہ، جلد6، ص354
qār ،ی ʿlی bn slṭān ،šm ālʿwārḍ fی ḏm ālrwāfḍ ،tḥqیq mḥmd āḥmd ک ،wٹہ :mکtbہ mʿrwf ،یہ ğld 6 ،ṣ354

علی قاری مذہبا حنفی تھے۔ مندرجہ ذیل شواہد اس پر دال ہیں:

1۔ موصوف کی مصنفات میں جابجا"یقول اصحابنا" "عندنا" کے الفاظ عام ملتے ہیں۔ جس کے بعد وہ مذہب حنفی کی نمائندہ ابحاث ذکر کرتے ہیں۔ تفسیر ملا علی قاری، شرح فقہ اکبر میں ایسے مقامات کا حصار ناممکن ہے۔

2۔ مترجمین کی صراحت ہے کہ آپ حنفی المذھب ہیں۔

3۔ حنفی کتب تراجم میں آپ کے حالات زندگی بیان کیے گئے ہیں۔

4۔ آپ کا کام کتب حنفی پر ہے۔ جیسے کتب حدیث میں "شرح علی مسند ابی حنیفہ"، "شرح علی موطا الامام مالک بروایۃ محمد بن الحسن الشیبانی"، اور ""شرح علی مشکاۃ المصابیح، مرقاۃ المفاتیح"" اور

کتب فقہ میں "" فتح باب العنایۃ بشرح النُّقایۃ""، ""حاشیۃ علی فتح القدیر لابن الھُمام"" اور ""شرح علی الوقایۃ"" شامل ہیں۔

5۔ ان سب کے علاوہ آپ کا شوافع کے رد میں رسالہ بنام "تشییع فقہاء الحنفیہ لتشنیع سفہاء الشافعیہ" بھی اس کا بین ثبوت ہے۔[76]

شواہد نقشبندیہ:

ملا علی قاری نے جن اساتذہ سے کسب فیض کیا وہ اپنے وقت میں سلسلہ نقشبندیہ کے سرخیل کے طور پر جانے جاتے تھے۔ چند نام پیش خدمت ہیں:

سید زکریا جن کا ذکر شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے زاد المتقین فی سلوک طریق الیقین میں کیا۔ جو کہ مولانا اسماعیل شروانی کے شاگرد تھے جو عارف باللہ خواجہ عبید اللہ احرار کے خاص شاگرد تھے۔

شیخ عبد اللہ ہندی جو کہ مخدوم سلطان پوری کے نام سے مشہور تھے۔

حضرت میر کلاں جو منبع بحر عرفاں سے ملقب تھے اور حضرت میرک شاہ کے شاگرد رشید تھے۔[77]

---

[76] عبد الحلیم چشتی نے البضاعۃ المزجاۃ، ص 35 میں ملا علی قاری کے حوالہ سے اس رسالہ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔فلما رایت في بعض رسائل الشافعية طعنا شنيعاً، وقدحاً فظيعاً بالنسبة الى الائمة الحنفية، وكتبت رسالة فى الرد عليهم فى هذه القضية وسميتها: ""تشييع فقهاء الحنفية لتشنيع سفهاء الشافعية"" وانتشرت تلك الرسالة ...

[77] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔ چشتی، عبد الحلیم، البضاعۃ المزجاۃ لمن یطالع المرقاۃ،، ص2-9

čštī، ʿbdālḥlīm ،ālbḍāʿẗ ālmzǧāẗ lmn īṭāllʿ ālmrqāẗ، ، ṣ2-9

نیز شیخ مستقیم زادہ اپنی کتاب تحفہ خطاطین میں بصراحت رقمطراز ہیں۔

ملا علی قاری مذھبا حنفی اور مشربا حنفی تھے۔[78]

ملا علی قاری کی تصنیفی خدمات:

ملا علی قاری علوم عقلیہ و نقلیہ کے ماہر تھے۔ آپ کی زندگی کا اکثر حصہ تصنیف و تالیف میں گزرا۔ علی قاری کثیر التصانیف مشائخ میں سر فہرست نظر آتے ہیں۔ علوم اسلامیہ کے مختلف موضوعات پہ آپ نے طویل و مختصر کتب و رسائل تالیف فرمائے۔ محبی نے خلاصۃ الاثر میں لکھا ہے:

الّف التاليف الكثيرة اللطيفة التادية، المحتوية على الفوائد الجليلة،[79]

عبد الحئ لکھنوی "التعلیقات السنیہ" میں لکھتے ہیں:

بعد أن عدَّد جملة من مؤلفاته: ... وغير ذلك من رسائل لا تعد ولا تحصى [80]

مترجمین نے آپ کی مصنفات کی تعداد 300 تک بتائی ہے۔[81] کچھ منظر عام پر آ گئی اور کچھ ابھی بھی مخطوط صورت میں ہیں۔ آپ کی دستیاب کتب کی موضوعاتی فہرست درج ذیل ہے:

علوم القران:

1 ۔ انوار القران واسرار الفرقان

2 ۔حاشية الجمالين على تفسير الجلالين

3 ۔ شرح الشاطبية

4 ۔ المنَح الفكرية بشرحِ المقدمة الجزرية

5 ۔ رسالة العلامات البينات في بيان بعض الايات

6 ۔ رسالة صنعة الله في صيغة صبغةِ الله

7 ۔ رسالة المسالة في البسملة

[78] مستقیم زادہ، سلیمان آفندی، تحفہ خطاطین، ص324

mstqیm zād ،ہslیmān آfnd ،یtḥfہ ẖṭāṭیn ،ṣ324

[79] لکھنوی، عبد الحئ بن عبد الحلیم، التعلیقات السنیہ علی الفوائد البھیہ، ص8

lکھnw ،ی ʿbdālḥئ bn ʿbdālḥlیm ،āltʿlیqāt ālsnیہ ʿlی ālfwāئd ālbھیہ ،ṣ8

[80] المحبی، محمد امین فضل اللہ، خلاصۃ الاثر فی اعیان القرن الحادی عشر، ج3، ص185

ālmḥb، یmḥmd āmیn fḍl āll ، ہẖlāṣۃ ālāṯr fی āʿیān ālqrn ālḥādی ʿšr ،ğ3،ṣ 185

[81] ۔ المختصر من کتاب نشر النور والزھر لعبد اللہ مرداد، ج1، ص369–365

ālmẖtṣr mn ktāb nšr ālnwr wālzhr lʿbd āllh mrdād ،ğ1،ṣ 369 - 365

8 ـ رسالة الضابطية للشاطبية

9 ـ رسالة تعقيب على البيضاوى

حدیث وعلوم الحدیث:

1 ـ الاسرار المرفوعة فى الاخبار الموضوعة، المعروف (الموضوعات الكبرى)

2 ـ المصنوع فى معرفة الموضوع المعروف (الموضوعات الصغرى)

3 ـ مرقاة المفاتيح بشرح مشكاة المصابيح.

4 ـ شرح موطا الامام مالك برواية محمد بن الحسن.

5 ـ شرح مسند الامام ابى حنيفة من رواية الحصكفى.

6 ـ رسالة جمع الوسائل فى شرح الشمائل

7 شرح شرح نخبة الفكر

8ـ رساله الاربعون فى الاحاديث القدسية

9ـرساله اربعون حديثاً من جوامع الكلم

10ـرساله اعراب القارى على اول باب البخارى

11ـرساله اعراب كلمة (اول) فى حديث البراء بن عازب فى صحيح البخارى

12ـفرائد القلائد على احاديث شرح العقائد

13ـتعليقات البخارى على ثلاثيات البخارى

14ـرساله جمع الاربعين فى فضل القران المبين

15ـرساله رفع الجناح و خفض الجناح باربعين حديثاً فى باب النكاح

16ـشرح الشمائل

عقائد:

1ـ تتميم المقاصد وتكميل العقائد

2ـ شرح كتاب الفاظ الكفر

3ـ شرح الفقه الاكبر

4ـ ضوء المعالى بشرح بدء الامالى

5ـ رسالة شم العوارض فى ذم الروافض

6ـ المقدمة السالمة فى خوف الخاتمة

7ـ فر العون من مدعى ايمان فرعون

فقہ وعلوم الفقہ:

1۔ فتح باب العناية بشرح النقايه

2۔ رسالة الفصول المهمة فی حصول المتمّة

3۔ رسالة لب لباب المناسك وحبّ عُباب المسالك

4۔ فيض الفائض فی شرح روض الرائض فی مسائل الفرائض

5۔شرح مشكلات الموطا

6۔الاستدعاء فی الاستسقاء

7۔ الاهتداء فی الاقتداء

8۔تحقيق الاحتساب فی تدقيق الانتساب

9۔تطهير الطوية بتحسين النية

10۔التوكيل فی النكاح

11۔ رسالة فی بيان التمتع فی اشهر الحج للمقيم بمكة من عامه

12۔صلات الجوائز فی صلاة الجنائز

13۔ العفاف عن وضع اليد فی الطواف

14۔شفاء السالک فی ارسال مالک

15۔الحظ الاوفر فی الحج الاكبر

16۔ الفضل المعول فی الصف الاول

17۔ فيض الفائض لشرح روض الرائض فی مسائل الفرائض

18۔ بيان فعل الخير اذا دخل مكة من حج عن الغير

19۔ حاشيه علی فتح القدير لابن همام

20۔ شرح علی الوقايه

لغت:

1۔ الناموس فی تلخيص القاموس

2۔ شرح مغنی اللبيب عن كتب الاعاريب

3۔ رسالة فتح باب الاسعاد في شرح قصيدة بانت سعاد

4۔ذيل الرسالة التائبية فی شرح التائية

5۔التجريد فی اعراب كلمة التوحيد

6۔ الزبدة فی شرح البردة

فضائل:

1. رساله المعدن العدنی فی فضائل اويس قرنی

2. رساله الادب فی رجب
3. رساله البرة فی حب الهرة
4. رساله التبیان فی بیان ما فی لیلة النصف من شعبان و لیلة القدر من رمضان
5. رساله استئناس الناس بفضائل ابن عباس
6. رساله فضائل بیت الله الحرام
7. معرفة النساک فی معرفة فضیلة الاستیاک
8. النسبة المرتبة فی المعرفة المحبة
9. الوقوف بالتحقیق علی موقف الصدیق
10. الحرز الثمین شرح الحصن الحصین

اخلاق وتصوف:

1. تعلیق علی بعض آداب المریدین، لعبد القاهر السهرودی
2. رساله فتح الاسماع فی شرح السماع
3. رساله مرتبة الوجود و منزلة الشهود
4. رساله ذیل البرہان الجلی العلی علی من سمی من غیر مسمی بالولی
5. رساله ذیل مرتبة الوجود و منزلة الشهود
6. رسالة الرد علی القائلین بوحدة الوجود
7. بدایة السالک فی نهایة المسالک
8. شرح عین العلم وزین الحلم
9. رسالة تبعید العلماء عن تقریب الامراء
10. تحفة الخطیب و موعظة الحبیب
11. کشف الخدرعن حال الخضر
12. رساله القول السدید فی خلف الوعید

سیرت وتاریخ:

1۔رسالة فی ابناء النبیﷺ
2۔رساله المورد الروی فی المولد النبوی
3۔الاثمار الجنیة فی اسماء الحنفی
4۔شرح الشفاء
5۔زبدة الشمائل و عمدة المسائ

متفرق (مسائل وتوضیحات):

1۔الفصول المهمة فی حصول المتمة
2۔ رساله المشرب الوردی فی مذہب المهدی
3۔ رساله الاجوبة المحررة فی البیضة الخبیثة المنکرة
4۔رساله ادلة معتقد ابی حنیفة فی ابوی النبیﷺ
5۔ رساله افراد الصلاة عن السلام ،هل یکره ام لا
6۔الانباء بان العصا من سنن الانبیاء
7۔ رساله انوار الحجج فی اسرار الحجج
8۔ تزیین العبارة لتحسین الاشارة
9۔ رساله تسلیة الاعمی عن بلیة العمی
10۔ رساله الاصطناع فی الاضطباع
11۔الاعتناء بالغناءمن الفناء
12۔التدهین للتزیین علی وجه التبیین
13۔ التصریح فی شرح التسریح
14۔الحزب الاعظم و الورد الافخم
15۔ رساله الدرة المضیة فی الزیارة الرضیة الذخیرة الکثیرة فی رجاءمغفرة الکبیرة
16۔سلالة الرسالة
17۔شرح الفاظ الکفر
18۔شرح تصریف العزی
19۔الصنیعة فی تحقیق البقعة المنیعة
20۔ رساله المقالة العذبة فی العمامة والعذبة
21۔الانباء بان العصا من سنن الانبیاء

مذکورہ بالا فہرست میں موجود "الناموس فی تلخیص القاموس" (کتاب لغت) کے علاوہ باقی تمام کتب و رسائل مطبوع ہیں۔ یہ تصانیف آپ کی علمی شخصیت کا مظہر ہیں اپنی استدلال کے اعتبار سے بعد میں آنے والے اہل علم کے لیے حوالہ اور سند کی حیثیت رکھتی ہیں۔ مروج تمام دینی علوم میں آپ کی تصانیف نہ صرف آپ کی ہمہ جہت شخصیت کو واضح کرتی ہیں بلکہ آپ کی تبحر علمی کا منہ بولتا ثبوت بھی ہے۔

خلاصہ

ملا علی قاری کے علمی احوال و آثار نیز تصنیفی مساعی کی اس جھلک نے آپ کی شخصیت میں چھپے تمام پنہاں رازوں کو مبرھن کر دیا ہے۔ آپ کی زندگی کے تمام گوشے ہمہ جہت علوم وفنون میں مستغرق ہیں۔ آپ کی تصانیف ،اساتذہ، تلامذہ اور آثار سے واضح ہوتا ہے کہ آپ اپنے دور کی نابغۂ روزگار، مجددانہ صفات کی حامل شخصیت ہیں۔